۳۶۔معاشیات اور عملیاتی تحقیق کی انتظامی علوم میں خدمات

36. Contribution of Economics and Operation Resarch to Management Discipline

دو مضامین نے انتظامی علوم کی تشکیل اور ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ایک معاشیات خصوصاً کلاں معاشیات اور دوسرا عملیاتی تحقیق (OR)۔

ماہرینِ معاشیات اکثر یکساں ہونے کی صورت میں بے شمار (اور اکثر نا قابلِ عمل) قیاس آرائیں قائم کرتے ہیں لیکن بعد میں یہ دیکھنے کی زحمت نہیں کرتے کہ آیا وہ قیاس آرائی حقیقت میں درست ثابت بھی ہو رہے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں ہو رہے تو مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کون سے اصلاحی اقدامات ضروری ہیں۔ جب قیاس آرائیں درست ثابت نہیں ہوتی یا بہت تاخیر سے سامنے آتی ہیں اور وہ بھی تب (جب نقصان کا اندازہ ہو چکا ہوتا ہے) تو پھر ایک نئی سلسلہ وار قیاس آرائیں شروع ہو جاتی ہے۔اس طرح مسلسل (اور اکثر نا قابلِ عمل) قیاس آرائیوں کے آغاز اور انجام کے تعلقات کو ایک غیر یقینی صورتحال میں تبدیل کر دیتے ہیں (جو بعض اوقات تنظیم یا معیشت کی سمت ہی بدل دیتا ہے)۔ڈاکٹر منموہن سنگھ نے یہ قیاس آرائی کی تھی کہ کوئلے کے بلاک کی تقسیم سے بجلی پیدا ہوگی اور اس کے نتیجے میں ہندوستانی معیشت ترقی کرے گی۔لیکن غالباً وہ یہ بھول گئے کہ صرف کوئلہ مختص کر دینا کافی نہیں بلکہ اس کا نکالنا اور آمد و رفت بھی ضروری ہے۔انہوں نے ہندوستانی صنعت کاروں کے رویّے، کردار اور صلاحیت کے بارے میں نہایت غلط اندازے لگائے اور اس کی قیمت چکائی۔اگر وہ کوئلے کے بلاکس کی تقسیم کے بعد یہ نگرانی کرتے کہ واقعی کوئلہ نکالا بھی جا رہا ہے یا نہیں تو شاید وہ کئی برسوں تک مسلسل بلاکس مختص نہ کرتے رہتے۔امید ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی بھی یہی غلطی نہیں دہرائیں گے اگرچہ فی الحال اس بات کا کوئی واضح اشارہ موجود نہیں کہ وہ اس جال سے بچے ہوئے ہیں۔مصروفیت کے باعث شاید وہ اس حقیقت پر بھی توجہ نہ دے سکے کہ میڈیا نے ان کے نام کو دو مرتبہ تبدیل کر دیا: پہلے نریندر مودی سے نمو اور پھر پی ایم مودی۔اگر وہ اس پر توجہ دیتے تو شاید اصلاحی اقدامات بھی کرتے۔آزادی کے بعد ہندوستان کی معاشی تاریخ ایسے ہی نا قابلِ عمل قیاس آرائیوں سے بھری پڑی ہے جن کے باعث ہندوستان ۱۹۵۰ سے اب تک ایک "ترقی پذیر ملک ہی بنا ہوا ہے" جو ہمیشہ اڑان بھرنے کے لیے تیار' دکھایا جاتا ہے۔

دوسرا مضمون عملیاتی تحقیق (OR) وسائل کے بہترین استعمال کے ذریعے مخصوص مقاصد حاصل کرنے کا ایک اہم علم ہے جو مختلف پابندیوں کے تحت بہترین حل تلاش کرتا ہے۔لیکن عملیاتی تحقیق کے ماہرین اکثر انہی پابندیوں کے جال میں پھنس

جاتے ہیں گویا یہ پابندیاں اٹل اور مقدس ہوں۔

آخر یہ کس نے طے کیا کہ پابندیاں ناقابلِ تبدیل ہیں؟ کیا ان پابندیوں کو منظّم نہیں کیا جا سکتا؟ مثال کے طور پر ایک عام آمد و رفت کے مسلے میں کیا ٹرکوں کی تعداد بڑھائی نہیں جا سکتی؟ کیا نئی سڑکیں یا راستے تیار نہیں کیے جا سکتے؟ کیا بعض بظاہر سخت پابندیوں کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا؟ تخلیقی اندازِ فکر رکھنے والا شخص پابندیوں کی بنیاد ہی بدل سکتا ہے۔ لیکن چونکہ عملیاتی تحقیق کے ماہرین کرداری علوم کی ان تکنیکوں سے واقف نہیں ہوتے اس لیے وہ ''موجودہ حالات'' کے تحت ''بہترین حل'' پیش کر کے منتظمین اور پالیسی سازوں کو مرعوب کر دیتے ہیں۔

دونوں مضامین معاشیات اور عملیاتی تحقیق دراصل کرداری علوم سے واقفیت نہ ہونے کے باعث مسائل کا شکار ہیں۔ لیکن معاشیات اور عملیاتی تحقیق کے ماہرین کے لیے کرداری علوم ایک ناپسندیدہ شے ہے۔ دوسری طرف ماہرِ کرداریت بھی اپنی الگ دنیا میں رہتے ہیں اور ان کے نزدیک معاشیات اور عملیاتی تحقیق گویا ''اچھوت'' مضامین ہیں۔ یوں انتظامی علوم میں حد سے زیادہ ماہر ہونا تنظیموں کو ایک جامع اور ہمہ گیر نقطہ نظر سے محروم کر رہا ہے جس کے نتیجے میں دستیاب وسائل جنہیں اکثر صحیح طور پر سمجھا اور سراہا نہیں جاتا تنظیمی ترقی اور بہتر استعمال کے لیے مؤثر انداز میں بروئے کار نہیں لائے جا رہے۔